پالیسی انسٹیٹیوٹ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) کا خبر نامہ دھرتی ہر تین ماہ بعد شائع ہوتا ہے۔

دھرتی

20 Years 1992 - 2012
Bridging Research Policy Gaps
SDPI
Sustainable Development Policy Institute

جلد 12، شمارہ 4
جنوری۔مارچ 2012 ء

دھرتی کا مقصد ترقیاتی برادری، نجی شعبہ، سرکاری اداروں اور متعلقہ شہریوں کو اپنی تحقیق کاوشوں اور پائیدار ترقی کے حوالے سے اپنی جدوجہد سے آگاہ کرنا ہے۔اس کے علاوہ یہ ماحول اور ترقی کے حوالے سے اہم ملکی و بین الاقوامی پیشرفت سے بھی آگاہ کرتا ہے۔

ادار یہ

ایس ڈی پی آئی کی 20ویں سالگرہ

11 فروری 2012 ء کو ایس ڈی پی آئی کی 20ویں سالگرہ منائی گئی جس میں انسٹی ٹیوٹ کے بانی ڈائریکٹر ڈاکٹر طارق بنوری، موجودہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد قیوم سلہری اور ایس ڈی پی آئی کے سینئر ایڈوائزر شفقت کاکاخیل نے شرکت کی۔اپنے اظہارِ خیال کے دوران انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایس ڈی پی آئی اور بعض دیگر تھنک ٹینک ترقی کے تناظر میں پالیسی مشاورت اور دنیا بھر کے سٹیک ہولڈرز کو یکجا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ڈاکٹر طارق بنوری، جو آجکل اقوام متحدہ میں پائیدار ترقی ڈویژن کے ڈائریکٹر ہیں نے دنیا بھر کے ملکوں میں تھنک ٹینکس کے آغاز و ارتقاء اور ان کی جانب سے کئے جانے والے کاموں کا ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ 1970 کی دہائی میں یہ ادارے سماجی علوم کے طور پر ابھرے۔

1992 ء میں ایس ڈی پی آئی کے ایک آزاد اور غیر جانبدار ادارے کے طور پر قیام کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے ترقی اور ماحولیات کے حوالے سے اس کے قیام کی ضرورت اور اہمیت کو اجاگر کیا۔ایس ڈی پی آئی سے قبل NARC، PCSIR اور PIDE جیسے ادارے کام کر رہے تھے لیکن انہیں حکومت چلا رہی تھی اگرچہ انہوں نے اپنے قیام کے ابتدائی ایام میں اچھا کام کیا۔ ایس ڈی پی آئی کی متعدد کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ انسٹی ٹیوٹ نے مفادِ عامہ کو مرکزی نکتہ بنا کر پبلک پالیسیوں اور فیصلوں پر اثر ڈالا۔اس کی حکمتِ عملی کے چار سرے تھے: آگے دھکیلنا، مدد کرنا، کھینچنا اور اس کا حصہ بن جانا۔ انہوں نے انصاف کے دائرے کے تصور پر بحث کرتے ہوئے بتایا کہ انصاف کو یقینی بنائے بغیر کسی طرح کی خوشحالی کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

ایس ڈی پی آئی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے ادارے کی 20ویں سالگرہ میں شریک ہونے والے وفود کا خیر مقدم کرتے ہوئے بتایا کہ 2012ء میں انسٹی ٹیوٹ نے اپنے بیس برس مکمل کر لئے ہیں۔ اس عرصہ میں ادارے نے امن، سماجی انصاف اور تحقیق، پالیسی ایڈووکیسی اور استعداد کار کے ذریعے فلاح و بہبود کے نصب العین تک پہنچنے کے لئے کامیاب جدوجہد کی ہے۔

کاکاخیل سینئر ایڈوائزر ایس ڈی پی آئی شفقت کاکاخیل نے ڈاکٹر بنوری کے ہاتھوں ایس ڈی پی آئی کے قیام کی شاندار روداد سنائی۔انہوں نے کہا کہ اس وقت، جب دانشورانہ شعور کی کمی تھی، ایس ڈی پی آئی کا قیام پالیسی تحقیق کی بنیاد پر حکومت اور سول سوسائٹی کو رہنمائی فراہم کرنے کی اشد ضرورت تھی۔انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بنوری اور ایس ڈی پی آئی حکومتوں کی مدد کرتے رہے ہیں لیکن انہوں نے یہ مدد اپنے اصولوں اور مفادِ عامہ کی قیمت پر کبھی نہیں کی۔

محمد شعیب
ایس ڈی پی آئی، اسلام آباد

اندرونی صفحات پر

- عالمی محاذ برائے بغیر مرکزی کے دندان سازی
- موجودہ سیاسی تعطل کے پاکستان کی معیشت پر اثرات
- سماجی انصاف اور غریب دوست حکمرانی
- تعلیم میں سرمایہ کاری انسانی ترقی کی کلید ہے
- پاکستان: غیر قانونی معیشت کی جہات،
- مرکز برائے استعداد سازی۔

دھرتی میں ظاہر کئے جانے والے خیالات، لکھنے والوں کے اپنے ہیں اور پالیسی انسٹیٹیوٹ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) کا بحیثیت ادارہ ان سے اتفاق ضروری نہیں۔

نگران	:	احمد سلیم
مدیر	:	حمیرا اشفاق
معاون	:	افشین ناز
تزئین و آرائش	:	شاہد رسول، علی عامر جاوید

38 ایمبیسی روڈ، جی۔6/3، پوسٹ بکس نمبر 2342، اسلام آباد، پاکستان فون: 2278134/2270674 -051، فیکس: 051-2278135، ای میل: main@sdpi.org، ویب سائٹ: http://www.sdpi.org/

ایس ڈی پی آئی کی بیسویں سالگرہ تقریب

عالمی محاذ برائے بغیر مرکری کے دندان سازی

کیوں اکیسویں صدی کی دندان سازی میں مرکری کی کوئی جگہ نہیں؟

املغم (Amalgam) کے زریعے دانتوں کی بھرائی مہنگی ترین ہے اگر ماحولیاتی بگاڑ کی قیمت بھی شامل ہوتو۔

☆ بقول بین الاقوامی ماحولیاتی پروگرام، سالانہ تقریباً 411-313 ٹن مرکری املغم (Amalgam) میں استعمال کیا جاتا ہے جو کہ دنیا میں صارفین کے زریعے مرکری کے زیادہ سے زیادہ استعمال میں سے ایک ہے 1۔ دانتوں میں جڑے اس مرکری کو کسی جاذب سے بھی جذب نہیں کیا جاسکتا۔ یہ دانتوں کے مریض کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور کئی راستوں سے ہوا، پانی اور مٹی میں شامل ہوجاتا ہے۔2

☆ نئی معاشی رپورٹ ''دندان مرکری کا صحیح خرچہ'' سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ماحولیاتی بگاڑ کی قیمت بھی املغم (Amalgam) میں شامل کر لی جائے تو املغم (Amalgam) طریقہ دندان بھرائی دوسرے متبادل ماحول دوست طریقوں سے بہت زیادہ مہنگا ہے3۔

☆ ان ماحولیاتی بگاڑ کی قیمت وہ دندان ساز ادا نہیں کرتے جو کہ مرکری استعمال کرتے ہیں بلکہ یہ ادائیگی متاثرہ کمیونٹی کرتی ہے جن میں ٹیکس دینے والے، ماہی گیر، کسان حاملہ خواتین، سیاحت کے کارکن، مرکری نہ استعمال کرنے والے ماحول دوست دندان ساز، بچے اور دیگر کئی طبقات شامل ہیں۔

املغم (Amalgam) انیسویں صدی کا دقیانوسی مواد ہے جو کہ دانت کی ساخت کے لئے نقصان رساں ہے

☆ مرکری املغم کی بھرائی دانت کے لئے نقصان دہ ہے جس کی وجہ سے دانت کمزور ہوجاتا ہے۔اس میں دراڑ پڑ جاتی ہے اور آگے چل کر مزید مہنگا علاج کرانا پڑتا ہے۔

☆ بین الاقوامی ادارہ برائے صحت کی 2011ء کی رپورٹ ''مستقبل میں بحالی دندان کے استعمال کا مواد'' کے مطابق چپک رال دانتوں کو کم نقصان پہنچاتی ہے جس کی وجہ سے دانت زیادہ عرصے تک بچے رہتے ہیں۔ فنڈز دینے والے ادارے مرکری املغم کے بجائے چپک مواد کے ترجیحی استعمال کو خود سے فروغ دیں 4۔

مرکری املغم کے بغیر مرکری والے متبادل نہ صرف عام دستیاب ہیں بلکہ سستے اور مؤثر بھی ہیں

☆ بغیر مرکری والے متبادل اب عام دستیاب ہیں اور اس قدر مؤثر ہیں کہ دنیا میں مرکری املغم کا استعمال کم سے کم ہوتا جارہا ہے ۔ مثلاً دانتوں کی بحالی کے لئے مرکری املغم

کا استعمال جاپان میں 4% سے کم 5، ہالینڈ 6 اور سوئٹزر لینڈ میں 10% سے کم 7، منگولیا 10%، سنگاپور اور ویٹ نام میں 20% ہے 8۔ بعض ممالک جیسے سویڈن 9 اور ناروے 10 میں مرکری کا استعمال بالکل ختم کر دیا گیا ہے۔

☆ اگر ماحولیاتی بگاڑ خرچے کو نہ بھی مدنظر رکھا جائے تب بھی موزوں قیمت کے بے شمار بغیر مرکری والے متبادل با آسانی عام دستیاب ہیں۔ مثلاً اٹرامیٹک بحالی دندان طریقے (ART) کا خرچ املغم کے خرچے کا نصف ہے اور اس طریقے سے چھوٹی چھوٹی بھرائیوں کا خرچہ املغم طریقہ علاج کے تقریباً برابر ہے 11۔

کئی ممالک میں بچوں کے لئے مرکری املغم طریقہ علاج کو محدود کر دیا گیا ہے۔

☆ مرکری املغم طریقہ علاج کو مرحلہ وار ختم کرنے کے لئے کئی حکومتوں کے اقدامات میں سے ایک اس کے استعمال کو بچوں اور حاملہ خواتین کے لئے کم سے کم کرنا ہے۔ مثلاً کینیڈا، اٹلی، جرمنی اور آسٹریلیا نے ایسے اقدامات کئے ہیں کہ بچوں کے لئے مرکری املغم طریقہ علاج کی حوصلہ شکنی ہو۔

☆ بچوں کے دانتوں کے لئے متبادل موجود ہیں جیسا کہ بین الاقوامی ادارہ برائے صحت کی رپورٹ میں نوٹ کیا گیا ہے۔ ''چھوٹے بچوں کی بحالی دندان کے لئے وافر مقدار میں متبادل میٹریل دستیاب ہے 12۔'' بالغ دانتوں کے برعکس چھوٹے بچوں میں دودھ کے دانت شروع میں گرے ہوئے دودھ کے دانتوں کی جگہ لیتے ہیں۔ اس لئے ان کی بھرائی لمبے عرصہ تک کے لئے نہیں ہوتی 13۔ بقول ڈاکٹر پراتھپ فینٹم وینٹ ''ہمارا یقین ہے کہ بحالی کے لئے ART طریقہ علاج مرکری املغم کا متبادل ہوگا، خاص طور پر دودھ کے دانتوں کے لئے جو کہ صرف دس سال کے عرصے تک رہتے ہیں''

ڈاکٹر محمود احمد خواجہ
ایس ڈی پی آئی، اسلام آباد، پاکستان
www.sdpi.org

موجودہ سیاسی تعطل کے پاکستان کی معیشت پر اثرات

23 جنوری 2012 کو ایس ڈی پی آئی کے زیر اہتمام ''موجودہ سیاسی تعطل کے پاکستان کی معیشت پر اثرات'' کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد ہوا جس سے ڈاکٹر اشفاق ایچ خان نے خطاب کیا۔ سیمینار میں ایس ڈی پی آئی کے ریسرچ فیلو ڈاکٹر وقار احمد نے بھی اظہار خیال کیا جبکہ ایس ڈی پی آئی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد سلہری نے اجلاس کی صدارت کی۔

ڈاکٹر عابد سلہری نے کہا کہ بدعنوانی، معاشی ترقی کی راہ میں کبھی ایک بڑی رکاوٹ نہیں رہی اور نہ ہی تصادم کی صورت حال نے ملکوں کو ان کی معاشی ترقی سے روکا ہے جیسا کہ ہم سری لنکا اور بعض دیگر ممالک کی مثالوں میں دیکھتے ہیں۔ حقیقت میں یہ درست معاشی پالیسیاں اور ان پر سختی سے عملدرآمد کا راستہ ہے جو ہمیں معاشی ترقی کی طرف لے جاتا ہے۔

ڈاکٹر سلہری نے کہا کہ برسوں تک پاکستان پالیسی تسلسل اور یقینی صورت حال سے محروم رہا ہے اور وہ ایسے معاشی پھیلاؤ میں سرگرم رہا ہے جو انسانی ترقی کے فلسفے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ سیاسی صورت حال کے باعث ریاستی مشینری ناکارہ ہو چکی ہے اور اس انتظار میں ہے کہ سیاسی معاملات کیا رُخ اختیار کرتے ہیں۔ انہوں نے جمہوری استحکام اور سول ملٹری تعلقات میں توازن پر زور دیا۔ انہوں نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو، پاکستانی عوام کے سامنے اپنے منشور جاری کریں۔ ڈاکٹر عابد نے سیاسی جماعتوں سے مزید کہا کہ وہ اپنی معاشی پالیسیوں کے ساتھ ساتھ شیڈو کابینہ کا بھی اعلان کریں خصوصاً یہ بتائیں کہ ان کا وزیر مالیات کون ہوگا۔

ڈاکٹر اشفاق ایچ خان نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ سیاسی عدم استحکام، معاشی عدم استحکام لاتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ بدعنوانیوں، بدانتظامی اور خراب حکمرانی کو بھی جنم دیتا ہے جس کے حتمی نتیجے کے طور پر غریب لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چار برسوں میں موجودہ کمزور حکومت کم و بیش تمام عرصہ ہوا میں معلق رہی ہے۔ اس کے سامنے صرف ایک مقصد تھا کہ وہ اپنے اقتدار کو قائم رکھ سکے۔ موجودہ حکومت اصلاحات کے نفاذ میں بری طرح ناکام رہی ہے۔

ڈاکٹر اشفاق نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ چار برسوں میں حکومت نے سٹیٹ بنک کے چار گورنر، چار وزرائے خزانہ، وزارت خزانہ کے چار سیکرٹری اور سنٹرل بیورو آف ریونیو (سی بی آر) کے پانچ چیئرمین متعین کیے ہیں۔ ڈاکٹر اشفاق نے سوال کیا کہ ایسی صورت حال میں جہاں اقتصادی ٹیم میں کوئی استحکام نظر نہیں آتا، ہم معاشی پالیسیوں میں تسلسل اور استحکام کیسے دیکھ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر اشفاق نے پیشن گوئی کی کہ روپے کی قدر میں مزید کمی سے قوم کے غیر ملکی قرضے میں 60 ارب روپے کا اضافہ ہو جاتا ہے جس میں کئی دیگر عوامل مثلاً شرح منافع میں بڑھوتی وغیرہ مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے چار برسوں کا بیرونی قرضہ گزشتہ 60 برسوں کے برابر ہے۔ انہوں نے حالات کی خرابی میں توانائی کے بحران کو بھی ایک اہم ذریعہ قرار دیا۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر وقار احمد نے مختلف ریاستی اداروں کے درمیان موجودہ سیاسی بحران کو ان مسائل کا ذمہ دار قرار دیا۔

سماجی انصاف اور غریب دوست حکمرانی ایک پرامن اور خوشحال مستقبل کے لیے لازم ہیں

ماہرین کا خیال ہے کہ سماجی نابرابری: بجلی کا بحران اور خراب حکمرانی ملک کی سلامتی اور استحکام کو خطرے میں ڈالتے ہیں جبکہ سماجی انصاف اور غریب دوست حکمرانی ایک پرامن اور خوشحال مستقبل کے لیے لازمی اور بنیادی شرط ہیں۔ ''بجلی کا بڑھتا ہوا بحران، معیشت اور استحکام: غریبوں کی صورتِ حال'' کے موضوع پر ایس ڈی پی آئی کی جانب سے 2 جنوری 2012 کو منعقدہ سیمینار میں 'سنٹر فار ریسرچ اینڈ سکیورٹی سٹڈیز (CRSS) کے چیئرمین امتیاز گل، روزنامہ بزنس ریکارڈر کے شعبہ تحقیق کے سربراہ علی خضر اسلم، ایس ڈی پی آئی کے پانی اور توانائی کے شعبہ کے سینئر ایڈوائزر ارشد ایچ عباسی اور سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ ایس ڈی پی آئی عارف نوید نے خطاب کیا۔ ایس ڈی پی آئی کے شعبہ اقتصادی ترقی کے سربراہ ڈاکٹر وقار احمد نے سیمینار کی نظامت کی اور کہا کہ عزم اور حوصلے سے اس بحران کو ٹالا جاسکتا ہے۔

علی خضر اسلم نے کہا کہ موجودہ دور میں پاکستان مالی بحران کے دہانے پر کھڑا ہے۔ جس سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے سی این جی پر انحصار میں کمی، توانائی کے متبادل ذرائع مثلاً شمسی توانائی کے استعمال میں اضافے، ایل پی جی کی درآمد اور تیل کی تلاش کی پالیسی کی بحالی بے حد ضروری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک طویل عرصہ سے پالیسیوں میں عدم توازن بنیادی مسئلہ چلا آرہا ہے۔ خصوصاً گیس کی کم دستیابی کے باوجود اس کا بے دریغ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

ارشد ایچ عباسی نے کہا کہ توانائی کا بحران نہ صرف سماجی بحران بنتا جارہا ہے بلکہ یہ اداراتی ناکامی اور ملکی استحکام کے لیے ایک سنگین خطرہ بھی بن رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے میرٹ اور شفافیت، پاورسیکٹر سے قابل تجدید وسائل کی طرف توجہ مرکوز کرنے، زیر تعمیر ہائیڈل منصوبوں کی تیز تر بنیادوں پر تکمیل اور بائیو گیس کے وسائل میں اضافہ کی ضرورت ہے۔

عارف نوید نے کہا کہ غربت اور خوشحالی میں نابرابری پاکستان کے لیے سنگین خطرے کے طور پر ابھری ہے۔ انہوں نے اس خطرناک رجحان کی طرف اشارہ کیا کہ غربت کے مسئلے کو نسلی تناظر میں دیکھا جاتا ہے۔ پاکستان میں مجموعی طور پر غربت کا تناسب 33 فیصد ہے جبکہ بلوچستان میں یہ تناسب 52 فیصد اور پنجاب میں صرف 19 فیصد ہے۔ خود پنجاب میں یہ عدم توازن واضح ہے مثلاً سرائیکی بولنے والے جنوبی پنجاب میں غربت کا توازن بہت زیادہ ہے جبکہ پنجابی بولنے والے مرکزی پنجاب میں بے حد کم۔ اسی طرح خیبر پختونخواہ میں پشتو بولنے والے بالائی اضلاع میں یہ تناسب خاصا کم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھ میں اُردو بولنے والے شہری علاقوں مثلاً کراچی وغیرہ میں غربت کا تناسب بہت کم ہے جبکہ اندرون سندھ، سندھی بولنے والے اضلاع بڑے پیمانے پر غربت کا شکار ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اونچے درجے کی محرومی کے ساتھ ساتھ نسلی شناختوں کے مسائل، سماجی بے چینی، سیاسی عدم استحکام اور معاشی تباہی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ریاست کو چاہئے کہ وہ سماجی انصاف کو یقینی بنانے کی اپنی بنیادی ذمہ داری پوری کرے۔

امتیاز گل نے کہا کہ پاکستانی عوام جہاں آج کھڑے ہیں، اس کی وجہ ملک میں موجود متعدد بحران ہیں۔ وی آئی پی کلچر اور مقتدر اشرافیہ نے عوام کو ترجیحات کی پست ترین سطح پر پہنچا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خراب معیشت اور عدم استحکام نے قوم کو سماجی اور حکومتی معذوری میں مبتلا کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقتدر اشرافیہ کے سلامتی کے روایتی تصور خصوصاً افغان جہاد پر زور دینے کے باعث پاکستان میں انسانی سلامتی کا بحران سنگین ہوگیا ہے۔ سٹیٹ بنک کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے داخلی مسائل زیادہ سنگین اور پرانے ہیں اور ملک کو ایک مضبوط سیاسی قیادت کی ضرورت ہے جو ملک اور قوم کو ان مسائل سے نکلنے میں مدد دے۔

تعلیم میں سرمایہ کاری انسانی ترقی کی کلید ہے

06 فروری 2012 کو ایس ڈی پی آئی میں ''تعلیم اور انسانی ترقی'' کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا جس میں نالج۔ بیسڈ ویلفیئر سوسائٹی (KBS) اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر شوکت فاروق نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم میں سرمایہ کاری انسانی ترقی کی کلید ہے۔ ایس ڈی پی آئی کے سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ عارف نوید نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

ڈاکٹر شوکت فاروق نے تعلیم اور انسانی ترقی کے باہمی تعلق پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم میں سرمایہ کاری کے ذریعے ہی پائیدار انسانی اور معاشی ترقی حاصل کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان اپنے سالانہ بجٹ میں 1.5 فیصد سے 5 فیصد تک کا فوری اضافہ کرے۔

ڈاکٹر فاروق نے کہا کہ مغرب میں فروغ اور ترقی کا حصول سماجی اور صنعتی ترقی کے باعث ممکن ہوسکا۔ اس عمل میں تعلیم نے اہم کردار ادا کیا۔ ان ملکوں نے کم و بیش سو برس پہلے اپنے تعلیمی اداروں میں تعلیم کو لازمی قرار دیا تھا جس کے نتیجے میں آج یہ ملک جدید انسانی اور اقتصادی ترقی سے مالا مال ہیں۔

تعلیمی شعبے میں بہتری اور اصلاح احوال سے بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر فاروق

نے اساتذہ کی ٹریننگ اور ووکیشنل مراکز کے نیٹ ورک قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے آنے والی نسلوں کے تعلیمی مستقبل کے لیے، تا کہ پاکستان کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کیا جاسکے، ایک قومی بیداری مہم شروع کرنے کی پر جوش اپیل کی۔ اس سے قبل وہ حکومت کو بھی کہہ چکے ہیں کہ وہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق مفت اور معیاری بنیادی تعلیم فراہم کرے۔ انہوں نے عام لوگوں کو بھی تلقین کی کہ وہ اپنے سیاسی امیدواروں کو جو لوگوں سے ووٹوں کے طلب گار ہیں، اپنا ترجیحی تعلیمی ایجنڈا سامنے لانے پر مجبور کریں۔

عارف نوید نے دوران گفتگو بتایا کہ جمہوریت کے فروغ کی صورت میں تعلیم، انسانی ترقی کو بڑھاوا دے سکتی ہے۔ انہوں نے ایس ڈی پی آئی میں کی جانے والی ایک حالیہ سٹڈی کا بھی ذکر کیا۔ جاری کردہ رپورٹ کے نتائج کے مطابق درسی کتابوں میں مذہبی اختلافات کے منفی اظہار اور اساتذہ کے دیگر مذاہب کے لیے ہتک آمیز رویوں کے باعث تعلیم میں مذہبی تفریق عام رہی ہے۔ ایسا نظام تعلیم جمہوریت اور جمہوری قدروں کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ بہتر درسی کتابوں میں اصلاح اور تدریسی طریقوں کو بہتر بنانے کے عمل کے ذریعے، تا کہ طلباء کی تجزیاتی، تنقیدی اور انعکاسی صلاحیتوں کو ابھارا جاسکے، پورے تعلیمی نظام کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان: غیر قانونی معیشت کی جہات، پیمائش اور تحرکات کا تجزیہ

27 جنوری 2012 کو ایک مقامی ہوٹل میں پالیسی ادارہ برائے پائیدار ترقی (SDPI) اور اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات اور جرائم (UNODC) کی مشترکہ رپورٹ کی تقریب رونمائی منعقد ہوئی۔ رپورٹ کے نتائج پر یو این او ڈی سی کے نمائندے جرمی ڈگلس، ایس ڈی پی آئی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر عابد سلہری، عوامی نیشنل پارٹی کے سینئر حاجی عدیل، ایس ڈی پی آئی کے ڈائریکٹر قاسم علی شاہ اور وفاقی وزیر داخلہ رحمان ملک نے گفتگو کی۔

رپورٹ کے نتائج کی توثیق کرتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا کہ منشیات اور اسلحہ کی سمگلنگ سے حاصل ہونے والی غیر قانونی آمدنی دہشت گردوں کی تخریب کاری کے کام آتی ہے۔ رحمان ملک نے منظم جرائم اور ان کے نیٹ ورک کی علاقائی اور عالمی جہات، رقومات کی ترسیل اور اس سے بھی اہم ان سنگین جرائم کے خلاف بین الاقوامی عدم تعاون کی مختلف جہتوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے مغربی ملکوں پر زور دیا کہ وہ پاکستان کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے اپنی مہارتوں، سامان اور تربیت کے ذریعے ان کی مدد کریں۔

وزیر موصوف کی رائے کے مطابق پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ کا براہ راست نشانہ ہے۔ جس نے اس کی مرکزی معیشت اور اس کے سماجی ربط وضبط کو تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے ملک کے قانون نافذ کرنے والے اور سلامتی کے اداروں کی قربانیوں اور محدود وسائل کے باوجود کامیابیوں کو سراہا۔

رپورٹ کے نتائج کو پیش کرتے ہوئے قاسم علی شاہ نے غیر قانونی معیشت کو ترقی کے ایجنڈا فریم ورک میں بدلنے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کی استعداد کار بڑھانے، بین الاقوامی تعاون، طلب کی ضرورتوں سے نمٹنے کے لیے تعلیم اور مزید تحقیق پر زور دیا۔ غیر قانونی معیشت غیر رسمی معیشت کی ذیلی معیشت ہے اور پاکستان میں اب تک اس کے حجم اور پیمائش کے بارے میں تحقیق نہیں کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان کی غیر رسمی معیشت اندازاً 34 ارب ڈالر ہے جبکہ غیر قانونی معیشت کا تخمینہ 1.2 سے ڈیڑھ ارب ڈالر تک ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں تیار ہونے والی 44 فیصد ہیروئین پاکستان کے ذریعے دوسرے ملکوں کو سمگل ہوتی ہے جس کی مالیت اندازاً 27 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

ڈاکٹر عابد قیوم سلہری نے کہا کہ بین الاقوامی برادری کی یہ مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس لعنت کے خلاف اجتماعی جدوجہد کریں۔ کیونکہ کوئی ملک یا خطہ اپنے طور پر اس سنگین مسئلے کو حل نہیں کرسکتا۔ ''دنیا کو بڑھتی ہوئی غربت اور نابرابری کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اسے چاہیے کہ وہ آبادی کے لیے روزگار کے متبادل ذرائع پر بھی توجہ دے تا کہ غیر قانونی معیشت کے کلچر کو روکا جاسکے۔''

سینئر حاجی عدیل نے کہا کہ فاٹا میں سماجی اور اقتصادی حالات اچھے نہیں ہیں اور لوگوں کے پاس غیر قانونی معیشت کے علاوہ روزگار کے کوئی متبادل ذرائع نہیں ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ انتہا پسندوں کو رقوم افغانستان سے ملتی ہیں۔ اتحادی افواج کو افغانستان میں اپنی موجودگی کے باعث اس صورت حال کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہ پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دھکیلا گیا تھا اور جب تک یہ جنگ جاری رہے گی، غیر قانونی معیشت کا سلسلہ جاری رہے گا۔

جرمی ڈگلس نے غیر قانونی معیشت اور اس کے حوالے سے کیے جانے والے مطالعہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے بتایا کہ اس طرح کا مطالعہ پاکستان میں پہلی بار کیا گیا ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ 2009 میں عالمی سطح پر غیر قانونی معیشت 1.3 کھرب ڈالر کے لگ بھگ تھی جس میں اب 7 سے 10 فیصد تک کا اضافہ ہوگیا ہے۔

مرکز برائے استعداد سازی۔تربیتی پروگراموں کی روداد

موثر پیش کاری اور ابلاغ پر مہارت۔آئی ای ایس سی او

12 -11 جنوری 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے موثر پیش کاری اور خبر رسانی پر مہارت بڑھانے کے لئے اسلام آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی کے لئے ایک دوروزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ورکشاپ میں مندرجہ ذیل موضوعات زیر بحث آئے:

- سامعین کی سمجھ بوجھ اور رپورٹ کی تیاری
- گفت وشنید پر کنٹرول
- خبر رسانی کا عمل
- زبانی اور تحریری ابلاغ
- موثر پیش کاری کا فہم، تعریف اور تصور
- اقسام ، حکمتِ عملی، ٹولز اور تراکیب اور موثر پیش کاری کا نقطہ ء نظر
- شراکت داری، نیٹ ورکنگ، اور ذرائع ابلاغ تک رسائی
- اجتماعی کام اور مشقیں

نتائج کی بنیاد پر انتظام کاری

17-20 جنوری 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے نتائج کی بنیاد پر انتظام کاری کے حوالہ سے ایک 4 روزہ تربیتی ورکشاپ 17-20 جنوری 2012ء کو منعقد کی، جس میں مختلف اداروں کے 11 افراد نے شرکت کی اور کامیابی کے ساتھ اس ورکشاپ کی تکمیل کی۔ورکشاپ کے دوران مندرجہ ذیل موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی۔

- نتائج کی بنیاد پر انتظام کاری کی بنیادی اصطلاحات اور تصّور کا تعارف
- منطقی فریم ورک کا نقطہ ء نظر اور آلہ ء کار
- کام کی خرابی کی ساخت (ڈبلیو بی ایس)
- کارکردگی کی پیمائش کا فریم ورک (پی ایم ایف)
- نتائج پر مبنی نگرانی اور تشخیص
- نتائج پر مبنی رپورٹنگ سسٹم کی تیاری

ابلاغ اور رپورٹ لکھنے میں مہارت

12-13 جنوری 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے ابلاغ اور رپورٹ لکھنے کی مہارت بڑھانے کے حوالہ سے ہلپ ایج انٹرنیشنل کے لئے ایک دوروزہ کسٹمائزڈ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں مندرجہ ذیلی موضوعات پر بحث کی گئی

- سامعین کی فہم وفراست اور رپورٹ کی تیاری
- گفت وشنید پر کنٹرول
- زبانی اور تحریری ابلاغ
- پیش کاری کی تراکیب
- اجتماعی کام اور مشقیں
- لکھنے کی مہارت عمل اور موثر انداز میں لکھنا
- رپورٹ کا لکھنا
- رپورٹ کا لکھنا اور تنقیدی جائزہ

مائکروسوفٹ آفس

23-27 جنوری 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے مائیکروسوفٹ آفس کے مرضوع پر ایک 5 روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا۔یہ پانچ روزہ کورس مختلف پیشہ ور ماہرین کی کمپیوٹنگ کی ضروریات کی سطح کو مدّنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا تھا۔پانچ شرکاء نے اس ورکشاپ کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔کورس میں متعلقہ موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ورکشاپ کے تدریسی مقاصد درج ذیل تھے:

- آفس میں ربن آپشنز کا مزید موثر طریقے سے استعمال
- ورڈ (Word) میں دستاویزات کی تدوین، ٹریک تبدیلیوں کا استعمال
- مختلف دفتری دستاویزات اور سپریڈشیٹس میں گرافک کا استعمال
- پیچیدہ دستاویزات میں حوالہ جات کے استعمال کا طریقہ سیکھنا
- دستاویز ٹیمپلیٹس کے ساتھ کام کرنا
- موثر پاور پوائنٹ پیش کاری کی تخلیق
- سپریڈشیٹ پر مختلف فارمولے اور فنکشنز کو استعمال کرتے ہوئے تیاری اور کام کرنا

- ڈیٹا کے تجزیے کیلیئے ایم ایس ایکسل کے ڈیٹا بیس فنکشنز کا استعمال
- صارف کی سمجھ بوجھ کے لئے وضاحت شدہ وظائف کی تیاری
- آؤٹ لک پر ای میلنگ، کاموں کی شیڈیولنگ اور رابطوں کو برقرار رکھنا
- میل فلٹرز کے قواعد کی وضاحت کی سکھلائی اور آؤٹ لک میں پیغامات کو منظم کرنا

غیر مالیاتی پیشہ ور افراد کے لئے مالی اعانت

01-03فروری 2012ء

ترقیاتی شعبہ کے غیر مالیاتی پس منظر کے پیشہ ور افراد کے لئے ایک جامع تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ شرکاء نے معیاری عملیات اور مالیات اور اکاؤنٹس میں روزمرہ کے استعمال کی بول چال کو سیکھا۔ یہ تربیت ان پیشہ ور افراد کو اس آگاہی اور سمجھ بوجھ کے طریقوں جو انکے کاروباری مقاصد پر فنانس اثر انداز ہوتا ہے مہیا کی گئی۔اس ورکشاپ کے بعد شرکاء اس قابل ہو گئے کہ مالیاتی ایگزیکٹوز کے ساتھ احسن طریقے سے گفت وشنید کر سکیں۔مختلف اداروں کے 9 شرکاء نے اس ورکشاپ میں شرکت کی۔اس ورکشاپ کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

- سمجھ بوجھ اور اعداد کا تخمینہ
- بہتر اور باخبر مالیاتی فیصلے کرنا
- پر اعتماد طریقے سے مالی معلومات پر بات چیت، پیش کاری
- اپنے مالیاتی محکمہ سے تجاویز اور منصوبوں کیلیئے مالی مسائل اور شرائط کے لئے موثر انداز میں حمایت کا حصول
- مالی تراکیب کو استعمال کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے علاوہ مالی اختیارات کا جائزہ
- مینجرز کے طور پر ساکھ قائم کرنا
- اعلیٰ انتظامیہ کے ساتھ مالیاتی منصوبہ بندی کے اجلاس میں اظہارِخیال کے لئے خوداعتمادی میں اضافہ کرنا
- نئے مشکل کاموں کے لئے جرأت، تجاویز،اور منصوبوں کے لئے اپنی ذمہ داریوں کا اندازہ لگانا

فہرست

- داخلی کنٹرول پالیسیاں
- وارم اپ کوئز
- مالیات اور حساب کتاب کا تعارف
- مالی اور انتظامی شماریات
- مالیاتی انتظامیہ
- کیش مینجمنٹ
- بجٹ اور اس پر کنٹرول
- گرانٹ رفنڈز رپراجیکٹ اکاؤنٹنگ
- مالیاتی اعداد وشمار کا جائزہ اور تجزیہ
- آڈٹ

انتظامی مسائل اور قیادت

07-09 فروری 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے اسلام آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی کے لئے انتظامی مسائل اور قیادت کے موضوع پر ایک تین روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا جس میں مندرجہ ذیل موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی۔

- قیادت اور انتظامیہ
- تنوع کی انتظام کاری
- متحرک ٹیم
- اولین اور انتظامی تبدیلی
- ترغیب دینا اور سوچ میں تبدیلی
- مسئلہ حل کرنا اور فیصلہ کرنا
- اختلاف کو موثر گفت وشنید کے ذریعے حل کرنا
- گفت وشنید میں مہارت کی مشق
- ملازم رمتحرک سٹاف
- موثر کام کے انتظام کے لئے وفد

تنازعات کے حل اور مذاکرات میں مہارت

21-22فروری 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے برطانوی ہائی کمیشن کے لئے تنازعات کے حل اور مذاکرات میں مہارت کے موضوع پر ایک دو روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا جس میں مندرجہ ذیل موضوعات زیرِ بحث آئے۔

- گفت وشنید میں مہارت
- تنازعات اور تصادم ۔ آپکی پیش قدمی
- تنازعات سے نمٹنے کے لئے سوالات
- معذرت کیسے کی جائے
- مذاکراتی کنٹرول

دفتری پیشہ ورافراد کے لئے مؤثر انتظام کی مہارت

13-15 مارچ، 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے اسلام آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی کے دفتری پیشہ ور ملازمین کے لئے مؤثر انتظام کی مہارت کے حوالے سے ایک تین روزہ تربیتی ورکشاپ منعقد کی۔ پندرہ شرکاء نے اس ورکشاپ کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔ درج ذیل موضوعات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔

- آئی ای ایس سی او کے لئے مقاصد کی ترتیب
- ملازمین کی حوصلہ افزائی
- سماعتی مہارت
- وقت کی انتظام کاری
- ایک زیادہ پُراعتماد ماہرِ ابلاغ۔ آپ!
- مائکروسوفٹ آفس۔سوال وجواب
- ٹیم کی تشکیل
- باہمی تنازعات کا انتظام
- فیصلہ سازی

رپورٹ لکھنے کا فن

27-29 مارچ 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے مارکیٹ میں زیادہ مانگ ہونے کی وجہ سے رپورٹ لکھنے کا فن ۔ کوھورٹ 2 پر ایک تین روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ پبلک، پرائیویٹ اوراین جی او سیکٹر کے 16 شرکاء کے اس ورکشاپ میں شرکت کی اوراس کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔

- لکھنا کیا ہے
- لکھنے کے متعلق مفروضے
- لکھنے کی صلاحیت کو کس طرح ترقی دی جائے
- لکھنے کا عملی طریقہ
- رپورٹ کے مقاصد
- رپورٹوں کی درجہ بندی
- رپورٹس لکھنے کی تیاری کیلئے اقدامات
- رپورٹ کے متن کو منظّم کرنے کے لئے منصوبہ بندی
- ایک رسمی رپورٹ کی بنیادی تقسیم

ٹیلیفون پر مشکل مکالمات کو ہینڈل کرنے کا طریقہ

20-22 مارچ، 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے برطانوی ہائی کمشن اسلام آباد کے ملازمین کے دو گرپوں کے لئے ٹیلیفون پر مشکل مکالمات کو ہینڈل کرنے کا طریقہ پر ایک روزہ تربیتی ورکشاپ منعقد کی۔ 24 شرکاء نے ان دونوں ورکشاپس کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا اور درج ذیل موضوعات پر سیر حاصل بحث ہوئی۔

- ☆ مشکل مکالمات جو ہم نے کیے ہیں
- ☆ ممکنہ حل
- ☆ عملی طور پر حل
- ☆ لکھنے کی مہارت کو کیسے بڑھایا جائے
- ☆ تحریر کا عملی طریقہ
- ☆ ایک رپورٹ کے مقاصد

صنفی تناظر اور غریب دوست صوبائی بجٹ کا تجزیہ

29-30 مارچ 2012ء

ایس ڈی پی آئی نے صنفی تناظر اور غریب دوست صوبائی بجٹ کا تجزیہ کے موضوع پر ایک دو روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ یہ ورکشاپ غربت میں کمی لانے کی حکمت عملی اور مانٹرنگ پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ بلوچستان اور یو این ڈی پی کو مضبوط بنانے ، کیلئے منعقد کی گئی۔ پبلک اور این جی او سیکٹر کے 31 شرکاء نے اس ورکشاپ میں شرکت کی اور کامیابی کے ساتھ اس کورس کو مکمل کیا۔ ورکشاپ میں مندرجہ ذیل موضوعات زیرِ بحث آئے۔

- صنفی تصورات کی تفہیم
- صنف کی سماجی تعمیر وترقی
- صنفی تجزیہ کے طریقے اور تعارف
- بجٹ برطابق صنفی ردِعمل
- صوبائی بجٹ کا غریب دوست تجزیہ
- صوبائی بجٹ کا غریب دوست تجزیہ: بجٹ کا کتابچہ،